اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔۔۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۳

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۹ | ۱۳ ماہ تبوک ۱۳۲۰ھش | ۲۰ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ | ۱۳ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ - تبوک ۱۳۲۰ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے معہ خدام آج ۷ بجے شام ڈلہوزی سے دارالامان تشریف لائے ۔ الحمد للہ حضور کی طبیعت اچھی ہے ۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالے عنہ میں خیر و عافیت ہے ۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ۔ اور مولوی محمد یار صاحب عارف کو بھلوال ضلع سرگودہا کے جلسہ کے لئے اور مولوی محمد حسین صاحب و مولوی محمد احمد صاحب کو شاہ پور ضلع گورداسپور کے جلسہ کے لئے بھیجا گیا ہے ۔

کل لجنہ اماء اللہ محلہ دارالرحمت کا ماہوار جلسہ زیر صدارت محترمہ نواب بیگم صاحبہ منعقد ہوا جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی ۔

مولوی ابو العطاء صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ۔ خدا تعالے مبارک کرے ۔ آج خوب زور کی بارش ہوئی ۔

خطبہ جمعہ

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

شیطان سے بچنے کی جو تدابیر خدا تعالے نے بتائی ہیں اُن پر عمل کیا جائے

(موزخہ ۵ ماہ تبوک ۱۳۲۰ہش ۔ مطابق ۵ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-
اللہ تعالے نے قرآن شریف میں مسلمانوں کو

ایک بہت بڑے دشمن کی خبر

دیتا ہے ۔ جو مومنوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے ۔ اور فرماتا ہے ۔ کہ وہ تمہارا ایک کھلا کھلا دشمن ہے ۔ اس سے تم اپنا بچاؤ کرو ۔ اس کا نام شیطان ہے ۔ وہ اتنا بھاری دشمن ہے ۔ کہ قرآن کریم کی آخری سورۃ یعنی سورۃ والنّاس ساری کی ساری اسی کے وساوس سے حفاظت مانگنے کے لئے نازل ہوئی ہے ۔ اس سے پہلے جو سورۃ الفلق ہے جس میں خدا تعالے کی ایک صفت رب الفلق کو پکارا گیا ہے ۔ اور اس کے ذریعہ چار چیزوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے ۔ مگر سورۃ والناس میں صرف شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کے لئے خدا تعالے کی تین صفات کو پکارا گیا ہے یعنی ربّ النّاس ۔ ملک النّاس ۔ الٰہ النّاس ۔ اس سے پتہ لگتا ہے ۔ کہ وہ کیسا خطرناک دشمن ہے ۔

اسی طرح خدا تعالے نے یہ بھی فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم (نحل ع ۱۳) کہ جب تم قرآن مجید پڑھنے لگو ۔ تو اللہ تعالے کی شیطان رجیم سے پناہ طلب کر لیا کرو ۔ کیونکہ قرآن کریم ایک روحانی خزانہ ہے ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ شیطان تمہاری چوری کرے ۔

پس ہمیں چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالے کے حکم کے مطابق

شیطان سے حفاظت

طلب کریں ۔ اور اس سے بچاؤ کی جو تدابیر اور ذرائع اللہ تعالے نے بتائے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں ۔ انسان کا اگر کوئی معمولی دشمن بھی ہو ۔ تو بھی وہ اس کی وجہ سے ہر وقت ہوشیار رہتا ہے ۔ اور اگر کسی کے پڑوس میں اس کا دشمن رہتا ہو ۔ تو بہت زیادہ چوکس رہتا ۔ اور اس سے حفاظت کی کوشش کرتا ہے ۔ لیکن شیطان ایسا دشمن ہے جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتا ہے ۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا ۔ کہ جس میں وہ ہمارے ساتھ نہ ہوتا ہو ۔ اس سے جس قدر حفاظت اور بچاؤ کی کوشش درکار ہے ۔ وہ ظاہر ہے ۔ کیونکہ عام دشمن تو صرف مال یا جان کو نقصان پہونچاتا ہے ۔ مگر یہ دشمن ہمارے دین ۔ اور دنیا دونوں کو تباہ کرتا ہے ۔ سو اس سے بہت زیادہ چوکس رہنے کی ضرورت ہے ۔

شیطان کے کیا کام ہیں

اور وہ کیسے گمراہ کرتا ۔ اور ہلاک کرتا ہے ۔ اس کا ذکر احادیث میں بکثرت موجود ہے ۔

احادیث میں آتا ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- ان للشیطان لمّۃ بابن آدم و للملک لمّۃ فاما لمّۃ الشیطان فایعاد بالشر و تکذیب بالحق و امّا لمّۃ الملک فایعاد بالخیر و تصدیق بالحق فمن وجد ذالک فلیعلم انّہ من اللہ فلیحمد اللہ و من وجد الاخریٰ فلیتعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ مجتبائی ص ۱۹)
یعنی ہر انسان کے ساتھ شیطان کا لمّہ اور ایک فرشتے کا لمّہ ہوتا ہے ۔ شیطان کا لمّہ یہ ہے ۔ کہ وہ

برائیوں کی تحریک

کرتا ہے۔ اور حق کے انکار کی ترغیب دیتا ہے۔ اور فرشتے کا لمۃ یہ ہے کہ وہ نیکیوں کی تحریک اور حق کے قبول کرنے کی ترغیب دیتا ہے ؛

ایک اور موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یارسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعانني علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔ (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صد۱۸) کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ شیطان اور ملائکہ مقرر ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی (شیطان مقرر ہے)؟ فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالےٰ کی مدد سے میرا

شیطان مسلمان ہوگیا

ہے۔ اور وہ مجھے اب بھلائی کی ہی تحریک کرتا ہے۔ اس سے ہم یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے۔ کیونکہ گناہوں اور برائیوں کا باعث شیطان ہے۔ مگر آپ کا شیطان نہ صرف یہ کہ آپ کو برائی کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ وہ تو حضور کو نیکی کا حکم کرتا۔ اور حضور کی فرمانبرداری کرتا ہے ؛

پھر فرماتے ہیں ان الشیطان قد ایس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صد۱۹) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان عرب کے جزیرہ سے اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائیگی۔ یعنی پہلے تو لوگ شیطان کی تحریک پر بتوں اور دیگر ایسی ہی چیزوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ مگر اب اس سے جزیرہ عرب میں شیطان مایوس ہو چکا ہے۔ ہاں ایک راہ اس کے لئے ہے۔ اور وہ ہے التحریش بینھم یعنی

آپس میں لڑائی فساد

پیدا کرا کے ایک دوسرے سے قتل کرانے اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے۔

ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما یطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ صد۴۳۴) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

غضب بھی شیطان سے ہے

اور یہ غضب وغصہ بھی لڑائی وفساد کا ذریعہ ہے۔ جو کہ شیطانی تحریک ہوتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ جس طرح آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ اسی طرح غصہ وغضب کو پانی سے بجھانا چاہیئے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع (احمد و ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صد۴۳۴) یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔ یا جیسا کہ پہلے ایک حدیث میں ذکر آچکا ہے کہ پانی پی لے۔

غرضکہ حضور نے بتایا ہے کہ شیطان کے لئے اب ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو آپس میں غصہ وغضب کے ذریعہ بھڑکا کر لڑائے۔ اور فتنہ وفساد ڈلوائے۔

قرآن مجید میں بھی شیطان کے کئی کام

بتلائے گئے ہیں۔ مثلاً فرمایا ہے انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء (مائدہ ع ۱۲) کہ شیطان تمہارے درمیان لڑائی اور بغض وعداوت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تم اس سے بچو پھر فرمایا ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ یعنی وہ تو اللہ تعالےٰ کے ذکر اور نماز سے بھی تم کو روکنا چاہتا ہے۔ اور ایسی گفتگو اور باتیں جن میں لگ جانے سے نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ اس سے بچو۔

اسی طرح فرماتا ہے الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء (بقرہ رکوع ۳۷) کہ شیطان تمہیں خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے یہ کہہ کر ڈراتا ہے۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو غریب ہو جاؤ گے۔ نیز وہ تم کو بخل اور گناہوں کی رغبت دلاتا ہے۔ قرآن کریم نے

ایک گُر

بتایا ہے کہ جس سے ہم شیطان کی فتنہ انگیزی سے بچ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے فرماتا ہے قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن ان الشیطن ینزغ بینھم ان الشیطن کان للانسان عدواً مبیناً۔ (بنی اسرائیل ع ۶) یعنی میرے بندوں سے کہہ دو کہ چونکہ شیطان تمہارے درمیان باتوں کے ذریعہ لڑائی وفساد پیدا کراتا ہے۔ اس لئے ایسے طور سے بات کیا کریں۔ جو کہ احسن ہو۔ کیونکہ بعض اوقات انسان لاپرواہی سے بات کر دیتا ہے یا باتوں باتوں میں کسی کو گالی دے دیتا ہے۔ ایسی لاپرواہی سے کی ہوئی بات یا سختی کے فقرہ سے جب دوسرا سنتا ہے تو طیش میں آجاتا ہے۔ آپس میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ تو فرمایا کہ اس سے بچنے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ جب بھی بات کرو نہایت احتیاط سے اور ایسے

احسن طریق سے بات کرو

کہ جو اشتعال کا باعث ہی نہ بن سکے۔ تب شیطان نہ تو فتنہ وفساد پیدا کر سکیگا اور نہ ہی تمہارے درمیان تفرقہ اور عداوت ڈال سکے گا۔ مومنین کی جماعت میں باہمی عداوت اور لڑائی ڈالنے کے علاوہ قرآن مجید میں

بعض دُوسرے طریق

بھی بیان کئے گئے ہیں۔ کہ جن سے شیطان الٰہی جماعتوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین اٰمنوا (مجادلہ ع ۲) یعنی مومنین کی جماعت اور ان کے امام کے خلاف

خفیہ مشورے

بھی مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کا طریق ہے۔ اس لئے فرمایا کہ پوشیدہ مشوروں سے احتیاط کیا کرو۔ خفیہ مشوروں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسا مشورہ کرنے والے الٰہی سلسلوں کے دشمنوں کے ساتھ تعلقات محبت قائم کر لیتے ہیں۔ انما النجوی من الشیطٰن کی آیت کے بعد اللہ تعالےٰ دو گروہوں کا ذکر کرتا ہے۔ ایک کا نام حزب الشیطان رکھتا ہے۔ اور دوسرے کا نام حزب اللہ ہے۔ حزب الشیطان کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے تعلقات محبت قائم کرتے ہیں۔ جو خدا کے رسول اور مامور کی عداوت کی وجہ سے مغضوب علیھم میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ

شیطان کے پنجہ میں

آجاتے ہیں۔ اور خدا کی یاد کی بجائے اپنی تدبیروں سے کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نسبت فرماتا ہے کہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخاسرون (مجادلہ ع ۳) دوسرے گروہ کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں سے جو خدا اور رسول کے دشمن ہیں دوستانہ تعلقات نہیں رکھتے۔ خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ کے لوگ ہوں یہ حقیقی مومن ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسبت فرماتا ہے اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (مجادلہ ع ۳) پس جو گروہ باوجود دعوےٰ ایمان کے الٰہی سلسلوں کے دشمنوں کے ساتھ ساز باز رکھتا ہے۔ اور سلسلہ کے دشمن ان کی حمایت اور تائید کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی کارروائیوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے رویہ پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں پس یقیناً ایسا گروہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا ہے۔ ورنہ وہ لوگ جو شیطان کے مظہر ہیں ان پر خوش نہ ہوتے۔ ایک اور طریق جس سے شیطان لوگوں کو حق سے پھیرنے کی کوشش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں وساوس اور شکوک اور شبہات ڈالتا ہے۔ اور اس طرح ان کے ایمان میں رخنہ پیدا کرتا ہے اسکا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انسان ایسے وساوس سے خدا تعالےٰ کی حفاظت طلب کرے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی آخری سورۃ میں تعلیم دی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو یاد کرے

غرض ہر ایک ممکن طریق سے شیطان مومنوں کی جماعت کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جس جس راہ سے الٰہی سلسلے ترقی کرتے ہیں۔ ان میں روک ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

اوّل چیز جس سے مومنین کی جماعت ترقی کرتی ہے۔ ان کا ایمان ہے۔

ایمان کی قوّت

کے ساتھ وہ خدا کی راہ میں قربانیاں کرتے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ شیطان ان کے دلوں میں وساوس۔ اور شبہات اور بدظنی پیدا کرتا ہے۔ اور بہت سے بدقسمت لوگ ان وساوس کا شکار ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں پھینک دیتے ہیں۔

دُوسری چیز جو مومنین کی جماعت کی ترقی کا موجب ہوتی ہے۔ وہ

عبادت اور ذکرِ الٰہی

ہے۔ جو قوم نماز سے غافل ہو جاتی ہے اور خدا کی یاد کو بھلا دیتی ہے۔ خدا تعالےٰ بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایسی قوم بجائے اُوپر کی طرف ترقی کرنے کے نیچے گرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک مُردہ قوم ہو جاتی ہے

دوسرا ذریعہ جو شیطان مومنین کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ یادِ الٰہی اور نماز سے روکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ۔ افسوس ہے۔ کہ بعض بدقسمت لوگ اس طریق سے بھی شیطان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور نمازوں میں سستی اختیار کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کا تعلق جماعت سے کٹ جاتا ہے۔ احادیث میں بعض وہ طریق بیان کئے گئے۔ جن سے شیطان انسان کو نماز سے روکتا ہے۔

تیسرا ذریعہ جو الٰہی سلسلوں کی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ وہ

انفاق فی سبیل اللہ

ہے اشاعت دین کے کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مخلصین کی جماعت اپنی مالی قربانیوں کے ذریعہ سلسلہ کی آبپاشی کرتی ہے۔ شیطان اس راہ سے بھی ان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الشیطان یعدکم الفقر۔ یعنے شیطان لوگوں کے دل میں یہ خوف ڈال کر کہ مال کے خرچ کرنے سے وہ غریب ہو جائیں گے۔ ان کو خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے سے روکتا ہے اور ان کی طبیعت میں بخل پیدا کرتا ہے پس جن لوگوں کی طبیعت میں چندہ دیتے ہُوئے انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ چندوں کو بوجھ سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے خوف کا مقام ہے۔ کہ کیا وہ الشیطان یعدکم الفقر کے ماتحت تو نہیں آ رہے۔ اس کے مقابل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم۔

چوتھا ذریعہ الٰہی سلسلوں کی ترقی کا

اعمالِ صالحہ

ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ اس راہ سے بھی شیطان لوگوں کو بہکاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویامرکم بالفحشاء یعنے اے مومنو! شیطان تم کو بخل کا اور بُرے کاموں کا حکم کرتا ہے۔

پانچواں ذریعہ جو الٰہی سلسلوں کی ترقی کا موجب ہوتا ہے مومنوں کی جماعتوں کا

اتحاد

ہے۔ اس راہ کے ذریعہ بھی شیطان الٰہی سلسلوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ان میں عداوت اور بغض ڈال کر ان میں تفرقہ پیدا کرتا ہے۔ اس سے بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء۔ پس ہر ایک طریق سے شیطان الٰہی جماعتوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر ایک شیطانی راہ سے محفوظ رکھے۔ اور فرشتوں کی نیک تحریکات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کون کرتا ہے؟

ہم غیر مبایعین کا ذکر کرتے ہُوئے ہمیشہ متانت سنجیدگی اور ضابطۂ اخلاق کی پوری پابندی کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے غیر مبایعین آئے دن یہی ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہم ان کا ذکر مناسب عزت واحترام کے ساتھ نہیں کرتے۔ چنانچہ حال ہی میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے "پیغامی" کے لفظ کو لے کر ایک گالی قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ ہمیں صرف ان کی تخصیص کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے۔

غیر مبایعین کے ان شکوؤں کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے یہ دوست ضرور اخلاق۔ متانت اور سنجیدگی کے پیکر ہوں گے۔ جو کبھی اخلاق کے بلند معیار سے نیچے نہ اترتے ہوں گے۔ لیکن قارئین یہ سُن کر تعجب کریں گے۔ کہ ہمارے یہی دوست ہمارے ساتھ مقابلہ اور گفتگو کرتے وقت اکثر اخلاق اور متانت کا دامن چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اور ان کا رویہ اکثر نہایت نامناسب اور دل آزار ہو جایا کرتا ہے۔ "الفضل" اور "پیغام صلح" کے فائل موجود ہیں ہر شخص ان کو دیکھ کر بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کرنا کس کا شیوہ ہے ہمارا یا غیر مبایعین کا۔ ابھی حال ہی میں "پیغام صلح" میں خان بہادر میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ایک مضمون چھپا ہے۔ اس تین صفحوں کے مضمون میں اخلاق۔ اور سنجیدگی کا جو مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ "جناب خلیفہ صاحب قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تصنیفات میں سے تجلیات الٰہیہ کے ایک الہامی شعر اور ایک عبارت کے حصہ کا حوالہ دے کر اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔"

۲۔ "اس کے بعد ہمچو من دیگرے نیست حسب معمول پھر شیخیوں پر اتر آئے ہیں۔"

۳۔ "اپنے تقدس کا بھی خوب ڈھول پیٹا ہے۔"

۴۔ "خلیفہ صاحب قادیانی کے ایسے بے سرو پا خطبوں کو پڑھتے عمر گذر گئی۔ ارشاد ہی کوئی معقول بات ان میں ہوتی ہے۔"

۵۔ "یہاں تک تو کسی قدر تحمل سے بات ہو رہی تھی۔ کہ خلیفہ صاحب بپھر چکے۔"

۶۔ "رہا تقدس کے ڈھول کا پول۔ اس کی نسبت صرف اسی قدر عرض ہے۔"

مندرجہ بالا الفاظ "جنرل سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" کے ہیں۔ جب ایسے ذمہ وار انسان کا یہ حال ہے۔ تو قارئین خود اندازہ لگائیں۔ کہ غیر مبایعین کے عام مبلغوں اور مضمون نگاروں کی تحریروں میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔

جناب میاں صاحب موصوف خوب جانتے تھے۔ کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود گرامی لاکھوں انسانوں کی جن میں سے کئی دنیوی لحاظ سے بھی میاں صاحب کے مقابل پر بہت بلند پوزیشن کے مالک ہیں) روحانی محبت اور والہانہ عقیدت کا مرجع ہے۔ جو حضور کے ادنےٰ اشارے پر اپنی عزیز ترین متاع کو قربان کر دینا عین سعادت سمجھتے ہیں لیکن آپ نے ان تمام امور کو اچھی طرح جاننے کے باوجود مندرجہ بالا الفاظ استعمال کئے۔ حالانکہ اس قسم کے الفاظ استعمال کئے بغیر بھی وہ اپنا مافی الضمیر ادا کر سکتے تھے۔ لیکن اس صورت میں ایک کمی البتہ ضرور رہ جاتی۔ اور وہ یہ کہ اپنے پیر ومرشد کے "لخت جگر" کے متعلق جو بغض وحسد ان کے دل میں پرورش پا رہا ہے۔ اس کا اظہار نہ ہو سکتا۔

بالآخر ہمارا غیر مبایعین کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اگر مذہبی معاملات میں سنجیدگی متانت اور معقولیت اختیار کر لیں۔ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اگر انہوں نے اپنا موجودہ طرز عمل جاری رکھا۔ تو اس کا نتیجہ خود ان کے لئے مضر ثابت ہوگا۔ "پیغام صلح" نے ایک موقع پر ہمیں مخاطب کر کے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے تھے:۔

"اختلاف ذاتی نہیں۔ بلکہ اصول وعقائد کا ہے شریفوں کا شیوہ یہی ہوا کرتا ہے۔ کہ وہ اصول وعقائد کی جنگ کو ضابطۂ اخلاق کی پابندی کے ساتھ لڑتے ہیں۔" (پیغام ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۰ء)

آج ان الفاظ کے اولین مخاطب خود غیر مبایعین

تفسیر کبیر پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بیہودہ نکتہ چینی

(۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی دیرینہ عادت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی یہ پرانی عادت ہے۔ کہ جب ان کو کسی مقابلہ کی دعوت دی جائے تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس دعوت پر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اپنی شکست کی ندامت کو مٹانے کے لئے سر اٹھا کر ادھر ادھر کے اعتراضات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر بھی انہوں نے یہی رویہ اختیار کیا۔ حضور نے جب کبھی بھی ان کو کسی قسم کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ وہ ہرگز مقابل پر نہ آئے۔ اور ہر موقعہ پر شکست کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگا لیا۔ لیکن بعد میں اس شکست کا ازالہ کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے اختیار کئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اوقات میں تفسیر نویسی۔ فصیح عربی لکھنے اور نظم قصائد کے لئے ان کو مقابل پر آنے کی دعوت دی۔ مگر ہر دفعہ ان کی خاموشی نے ان کے عجز کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت میں بھی مولوی صاحب کو اپنی اس دیرینہ عادت کا دورہ ہو چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے چودہ سال پیشتر جملہ مولویوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔ "اگر حقائق و معارف سے حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق و اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلےٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے تو دیکھ لے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنےٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ اور وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر ان میں ہمت و جرأت ہو تو مقابلہ پر آئیں۔"

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

پھر اسی چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے لیکچر لائل پور میں حضور نے فرمایا۔ "میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے۔ کہ معارف قرآن میرے مقابلہ میں لکھو" (تبلیغ حق لیکچر لائلپور) اسی طرح پھر اس تحدی کا ایک بار ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے کئی بار چیلنج کیا ہے کہ قرعہ ڈال کر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو۔ اور مجھے وہ نہ بتاؤ پھر میرے مقابل پر آ کر اس کی تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ سامنے آئے۔"

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۰ء)

مندرجہ بالا تحدی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولویوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور اس تحدی پر ۱۵ سال گزر چکے ہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی عادت کے موافق بالکل خاموش رہے اور انہیں اس فقرہ نے کہ "اگر مقابل پر آئے تو ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی" ایسا دہشت زدہ کیا۔ کہ انہوں نے بالمقابل تفسیر نویسی کا نام تک نہ لیا۔

مولوی صاحب کو کیوں صدمہ پہنچا

مگر اب جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مصنفہ تفسیر شائع ہوئی تو اس کے شائع ہونے کے آٹھ ماہ بعد مولوی صاحب کی باسی کڑھی میں ابال آنا شروع ہوا۔ اور اس کے متعلق ان کا ایک مضمون اہلحدیث امرتسر ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے تفسیر کے طبع ہونے پر بہت غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"اس تفسیر کی وجہ سے مجھے جس قدر صدمہ ہوا کسی قادیانی کتاب سے اتنا صدمہ نہیں ہوا۔"

مولوی صاحب نے بالکل درست فرمایا بھلا انہیں صدمہ کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ آپ کے مدمقابل گروہ یعنی عاشقان قرآن کو خوشی ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ بھی دو قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یضل بہ کثیراً ویھدی بہ کثیرا یعنی بہت سے لوگوں کو قرآن مجید کے ذریعہ سے ایسا صدمہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس سے جانبر نہیں ہو سکتے۔ اور بعض لوگوں کے لئے قرآن مجید کے ذریعہ خوشی کے مواقع بہم پہنچتے ہیں۔ اور وہ ترقی کی راہ پر قدم زن ہو جاتے ہیں۔ پس مولوی صاحب کے لئے جنہیں ہمیشہ لو یعمّر الف سنۃ کی خواہش رہتی ہے۔ مقام خوف ہے کہ وہ کہیں اس صدمہ سے راہی ملک عدم نہ ہو جائیں۔

تفسیر کبیر کے نام کو کیوں بگاڑا

اپنے اس صدمہ کا اظہار کرنے کے بعد مولوی صاحب "تفسیر کبیر" کے نام کو بگاڑتے ہوئے تفسیر کا نام "تفسیر کبور" رکھتے ہیں اور اس طرح اپنے زخمی دل پر مرہم لگانا چاہتے ہیں لیکن اسے موجب اطمینان نہ پا کر ایک دفعہ اور غصہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "قادیان میں سب کچھ ظلی ہے۔ نبوت و رسالت بھی ظلی۔ محمد، احمد موسےٰ، عیسیٰ۔ غرض سب ظلی ہے"۔ اور چونکہ ایک "تفسیر کبیر" امام رازی کی بھی تصنیف ہے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیف تفسیر کا نام بھی مولوی صاحب کے خیال میں ظلی طور پر "تفسیر کبیر" رکھا گیا ہے۔

میرے خیال میں مولوی صاحب کو "تفسیر کبیر" کا نام بگاڑنے پر ملامت کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کو پورا کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ آپ کی امت کے لوگ اور خصوصاً علماء کا طبقہ مسیح موعود کی مخالفت میں یہودیوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ چنانچہ یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے کی خاطر جو ذرائع استعمال کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ بعض کلمات کو بگاڑ بگاڑ کر بولتے تھے۔ اور اس طرح تحریف کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعنہ زنی کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ان کی اقتداء میں "کبیر" کے لفظ کو "کبور" بنا دیا ہے۔ اور ان کے اس فعل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے کی مہر لگا دی ہے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک اس طرح نام بگاڑنے میں کوئی ہرج نہیں۔ تو وہ اگر اجازت فرمائیں۔ تو ہم بھی ان کی مصنفہ "تفسیر ثنائی" کو "صنائی" لکھا کریں۔ اس میں وزن بدلنے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ کبیر کے لفظ کو کبور بنا کر وزن میں اختلاف پیدا کر دیا گیا ہے۔ ہاں صرف حرف ث کی جگہ ص کی تبدیلی ہوگی۔ اور عام لوگوں کی زبان میں تلفظ میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔

ابوجہل کا ظل

پھر مولوی صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ قادیان میں سب کچھ ظلی ہے۔ نبوت و رسالت بھی ظلی اور محمد۔ احمد۔ عیسےٰ۔ موسےٰ بھی ظلی۔ تصویر کا ایک رخ دکھانے کے مترادف ہے۔ حالانکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھانا چاہیئے تھا۔ یعنی یہ کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے انبیاء کے ظل ہیں۔ وہاں آپ کے مخالف بھی ان لوگوں کے ظل ہیں۔ جو پہلے انبیاء کے مخالف تھے۔ اور ہاں ہاں اس طرح جناب مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ابوجہل کے ظل ہیں۔ کیونکہ جس طرح ابوجہل سے اس کے عالم اور حکیم ہونے کے باوجود ایسی جہالت کی باتیں سرزد ہوئیں۔ جن سے اس کا نام ابوجہل پڑ گیا۔ اسی طرح مولوی صاحب موصوف سے بھی ایسی باتیں سرزد ہوتی رہی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ جو ان کے ابوجہل کے ظل ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ کیا مولوی صاحب جہاں اور چیزوں کو ہمارے عقیدہ کے لحاظ سے ظلی قرار دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو بھی ابوجہل کا ظل قرار دیں گے؟

اور اسے بھی اپنے اخبار میں شائع فرمانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ تاکہ تشبیہ پوری طرح مکمل ہو جائے۔

مولوی صاحب آٹھ ماہ کیوں خاموش رہے

مولوی صاحب نے اپنے مذاقانہ اور بخت الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ تفسیر کے چھپنے کا ذکر کرتے ہوئے مزید سوہانہ بسودڑتے ہوئے لکھا ہے۔ "ور قادیانی تفسیر کیا ہے؟ محض اغلوطات خیالات اور تحریفات کا مجموعہ۔" پھر اسے تفسیر بالرائے قرار دیتے ہوئے سورۃ ہود کی ایک آیت کے ترجمہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن یہ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جب یہ تفسیر اغلوطات خیالات اور تحریفات کا مجموعہ تھی۔ تو مولوی صاحب آٹھ ماہ خاموش کیوں بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے کیوں نہ شروع سے لے کر آخر تک اس کا رد لکھ دیا۔ آٹھ ماہ ایک کافی مدت ہے اگر تین ماہ میں ایسی تصنیف لکھ کر طبع کی جاسکتی ہے۔ تو کیا مولوی صاحب اس سے دگنی مدت میں اس کا جواب لکھ نہ سکتے تھے۔ ہاں اس کا رد تو کیا کرنا تھا اگر اعتراض کے لئے بھی کوئی آیت ملی تو سورۃ ہود کی۔ کیا سورۃ یونس میں ان کے نزدیک کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اگر نہیں تو یہی لکھ دیتے کہ سورۃ یونس کے ترجمہ اور تفسیر میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ لیکن سب سے قابل افسوس بات جو انہوں نے کی یہ ہے۔ کہ سورۃ ہود کی جس آیت کے ترجمے پر اعتراض کیا ہے۔ اس کے متعلق قارئین کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ یعنے اس آیت کو سورۃ یونس کی آیت قرار دیتے ہیں۔ تاکہ لوگوں پر یہ اثر پڑے۔ کہ پہلی سورۃ کی آیت ہے۔ اور شاید لوگ یہ سمجھیں۔ کہ یہ آیت ابتدا ہی میں ہی ہوگی۔ تاکہ وہ اعتراض جو اوپر درج کیا گیا ہے۔ ان پر نہ پڑ سکے۔ کہ سورہ یونس کی کسی آیت کے ترجمے اور تفسیر پر کیوں اعتراض نہیں کیا گیا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ مولوی صاحب نے یہ بات عمداً نہ کی ہو۔ بلکہ اپنی نسیان کی بیماری کے غلبہ میں ایسا فعل ان سے سرزد ہوگیا ہو۔ کیونکہ مولوی صاحب کی تحریرات سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ وہ ایک موقعہ پر ایک بات لکھتے ہیں لیکن پھر دوسرے موقعہ پر اس کے خلاف لکھ دیتے ہیں۔ اور انہیں یہ یاد نہیں ہوتا کہ پہلے کیا لکھ چکے ہیں۔ الغرض کچھ بھی ہو۔ ان کا یہ فعل قابل افسوس ضرور ہے۔

خاکسار۔ نور الحق واقف تحریک جدید
حال مقیم ڈلہوزی

ایک اشتہار کے متعلق ضروری اعلان

فخر الدین ملتانی کے لڑکے نے احمدیہ کتاب گھر قادیان کی طرف سے ایک اشتہار "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ تبلیغی احمدیہ لٹریچر میں خاص رعایت ۱۳ اگست سے ۳۱ اگست ۱۹۴۱ء تک" کے نام سے دیا ہے۔ اور پشت پر کتابوں کی فہرست بھی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس اشتہار کی وہ بذریعہ ڈاک یا خود یا کسی دوسرے کے ذریعہ سے احمدیہ جماعتوں میں اشاعت کر رہا ہے۔ اور اس طرح وہ کتابیں فروخت بھی کرتا پھرتا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ کے دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی فرد جماعت احمدیہ اس سے کوئی کتاب نہ خریدیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

۹ ماہ ظہور کو دارالشکر کمیٹی کے دو قرعے ڈالے گئے۔ پہلا قرعہ خواجہ محمد عثمان صاحب جلیبور ۴۲ ب۔ اور دوسرا قرعہ بابو غلام رسول صاحب گڈز کلرک شیخوپورہ ۱۳۱ کے نام نکلا۔ ہر دو اصحاب بموجب قواعد دارالشکر میں مکان بنانے کے لئے روپیہ حاصل کریں۔

سیکرٹری دارالشکر کمیٹی

انتخاب سیکرٹری امور عامہ و رپورٹ کارگذاری

نظارت امور عامہ کے ریکارڈ پر ۷۵۰ جماعتہائے احمدیہ میں سے صرف چوراسی جماعتوں کے سیکرٹریان امور عامہ کے نام درج ہیں۔ اور نظارت ہذا کے ریکارڈ سے تقریباً اسی قدر جماعتوں کو فرائض سیکرٹری امور عامہ و فارم رپورٹ کارگذاری بھجوائے جانے ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ جن جماعتوں میں سیکرٹری امور عامہ مقرر ہیں۔ اور فارم کارگذاری بھی ان کو بھجوائے جاچکے ہیں۔ ان میں سے سوائے چند کے کسی جماعت کی طرف سے رپورٹ نہیں آئی۔ حالانکہ اس کے بارہ میں اعلان نظارت ہذا کی طرف سے ہوتے رہے ہیں۔

جن جماعتوں نے اس وقت تک سیکرٹری امور عامہ منتخب کر کے مرکز سے منظوری حاصل نہیں کی۔ وہ فوراً ایک اجلاس کر کے اپنی جماعت کے لئے سیکرٹری امور عامہ کا انتخاب کر کے منظوری حاصل کرلیں۔

(۲) جن سیکرٹریان امور عامہ نے اپنی رپورٹیں اب تک ارسال نہیں کیں۔ اور وہ جنہوں نے باقاعدگی کے ساتھ ارسال نہیں کیں۔ وہ مئی ۱۹۴۱ء سے آخر اگست ۱۹۴۱ء تک کی اپنی اپنی رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کر دیں۔ اگر رپورٹیں باقاعدہ آتی رہیں گی تو مرکز کو جماعتوں کے حالات کا علم ہوتا رہے گا۔ اور جو نقائص یا مشکلات درپیش ہوں گی۔ مرکز ان کو دور کرنے کے لئے اپنا مشورہ دیتا رہے گا۔ اگر اس طرح جماعتیں مرکز کے ساتھ اپنی وابستگی رکھیں گی تو ان کی بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ فارم رپورٹ میں رشتہ و ناطہ کے متعلق جو رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ اس کے کوائف واضح طور پر درج کئے جایا کریں۔

نظارت ہذا کے ریکارڈ پر مندرجہ ذیل جماعتوں کے سیکرٹریان امور عامہ درج ہیں۔ جہلم۔ سونگڑہ۔ پونا۔ خوشاب۔ تلونڈی جھنگلاں۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ کریام۔ نصرت آباد جموں۔ محمود آباد۔ پاکپٹن۔ فیروزپور شہر۔ محلہ مسجد اقصےٰ قادیان۔ مسجد مبارک قادیان۔ مسجد فضل قادیان۔ دار الفتوح قادیان۔ دار الانوار قادیان۔ دار الرحمت قادیان۔ دار البرکات قادیان۔ دار العلوم قادیان۔ دار الفضل قادیان۔ ناصر آباد قادیان۔ دار البرکات شرقی حصہ قادیان۔ مونگھیر۔ انبالہ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ بھاگلپور شہر۔ آگرہ۔ سرینگر۔ لکھنؤ۔ شملہ۔ وزیر آباد۔ پنڈ دادن خان۔ کریم پورہ۔ پراونشل سرحد۔ دار السلام افریقہ۔ کپورتھلہ۔ بھینی شرقپور۔ بمبئی۔ کرے یالوالہ۔ نسووالی۔ کلکتہ۔ کریم پورہ۔ امرتسر۔ نورت کشمیر۔ پراونشل سندھ۔ کیملپور۔ باڑی پورہ کشمیر۔ کمیارا۔ کنہ پورہ۔ باڑہ ننگل باغباناں۔ سرائے نورنگ۔ نتائی بنگال۔ محلہ غلام نبی۔ پشاور۔ ناسنور کشمیر۔ دینا پور۔ کوٹی جموں۔ جمشید پور۔ کھاریاں۔ گجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ گوجرہ۔ ٹھیکریوالہ۔ کوئٹہ۔ رشی نگر کشمیر۔ شاہ پور ضلع امرگڑھ۔ گورداسپور۔ سرگودہ۔ کراچی۔ لاہور۔ حیدرآباد دکن۔ چک ۱۴۷ مراد۔ ڈسکہ۔ ایبٹ آباد۔ مونگ۔ امرتسر۔ چک ۱۶۱ مراد۔ محمد آباد۔ دہلی۔ بنوں۔ ناصر آباد سندھ۔ ممباسہ افریقہ۔ لودھراں۔

ناظر امور عامہ قادیان

نفع مند کاروبار پر روپیہ لگانے والوں کیلئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہیگا۔

جماعت احمدیہ کے گذشتہ ہفتہ کے اہم واقعات

(۱)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس ہفتہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ

حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ چند دن ہوئے لاہور تشریف لے گئی تھیں۔ ابھی تک آپ واپس نہیں آئیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

(۲)

حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے جماعتوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں تمام جماعتوں کو اپنے اپنے ہاں مجالس انصاراللہ قائم کرنی چاہیئے تھیں۔ مگر افسوس۔ کہ ابھی تک اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور متعدد تحریکات کے بعد صرف چار مقامات پر نئی مجالس قائم ہوئی ہیں۔ اور ماہوار رپورٹ تین جماعتوں کی طرف سے آئی ہے۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے مجالس انصاراللہ قائم کریں۔ اور مجلس انصاراللہ مرکزیہ سے الحاق کرائیں۔ تمام چالیس سال سے زائد عمر کے احمدی احباب کے لئے انصاراللہ کا ممبر بننا ضروری ہے۔

(۳)

جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے دو اہم اعلان کئے ہیں۔ پہلا یہ کہ تمام جماعتہائے احمدیہ میں درس قرآن کریم درس حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جاری کیا جائے جن جماعتوں میں درس قرآن یا درس حدیث دینے کی استعداد رکھنے والا کوئی شخص نہ ہو۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور تفسیر کبیر کا جو اردو میں ہیں درس جاری کرسکتی ہیں۔ عہدیداران کو یہ امر بھی نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ درس صرف مردوں میں نہیں۔ بلکہ عورتوں میں بھی جاری کرنا چاہئیے جس جماعت میں ایک عورت بھی پڑھی لکھی ہو۔ وہاں کی جماعت کو ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ باقی عورتوں کو جمع کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دیا جائے

دوسرا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سالانہ امتحان میں شامل ہونے کے متعلق ہے یہ امتحان ہر سال نظارت کے زیر اہتمام ہوتا ہے۔ امسال ماہ نبوت (نومبر) میں ہوگا جس کے لئے براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح اردو بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔

(۴)

جناب ناظر صاحب بیت المال نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ قرضہ پچاس ہزار کے لئے شروع ماہ جولائی میں تحریک کی گئی تھی۔ اور بہت سے احباب کو فرداً فرداً چٹھیاں بھی بھیجی گئی تھیں۔ اور درخواست کی گئی تھی۔ کہ آخر ستمبر تک مطلوبہ رقم کا پورا ہو جانا ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک مطلوبہ رقم کی ایک چوتھائی بھی وصول نہیں ہوئی۔ آخر ستمبر تک اس رقم کا وصول ہو جانا اس لئے بھی ضروری تھا۔ کہ انجمن کے مالی سال کی اول ششماہی میں جو اکتوبر میں ختم ہوتی ہے۔ انجمن کی مرہونہ جائیداد کو واگزار کرا لیا جاتا۔ تا انجمن کو جائیداد مرہونہ کی دوسری ششماہی کے کرایہ کی بچت ہو جاتی۔ اگرچہ توقع ہے کہ جماعت کے فرض شناس احباب مطلوبہ رقم انشاءاللہ ضرور پوری کردیں گے لیکن اگر بروقت یہ رقم وصول ہو جائے۔ تو دینے والوں کو دوہرا ثواب ہوگا۔ پس جو احباب قرضہ پچاس ہزار میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ براہ مہربانی آخر ستمبر تک روپیہ ادا کردیں۔

(۵)

اس ہفتہ الفضل میں جو مضامین شائع ہوئے وہ یہ ہیں۔

(۱) گندم کی گرانی اور حکومت کا فرض۔ (۲) ہندوستان میں ملیریا کی تباہ کاریاں (۳) روح کا مخلوق ہونا (۴) موجودہ جنگ میں انگلستان کی عورتوں کی خدمات اور احمدی خواتین۔ (۵) چند مفید اور کارآمد باتیں۔ (۶) جمہوریت اور نازیت کے درمیان فرق۔ (۷) کسریٰ شاہ ایران کا لقب ہے۔ (۸) حکومت کشمیر کی قابل تعریف مثال۔ (۹) عدل و انصاف کے قیام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کا نمونہ (۱۰) احمدیت کے مقاصد۔ (۱۱) قومی ترقی۔ (۱۲) ہندوستان میں مسلمانوں کی اقلیت کس طرح اکثریت بن سکتی ہے (۱۳) ذکر حبیب علیہ السلام (۱۴) صحابۂ کرام کی خصوصیات اور موجودہ زمانہ کے مسلمان۔ اس کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا ایک خاص مضمون "الفضل" میں شائع ہوا۔ جو حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی کے متعلق تھا۔ اور جس میں آپ نے نہایت پُراثر پیرایہ میں ان کی زندگی کے بعض واقعات بیان کئے ہیں۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تبلیغی لیڈر، [illegible] مضامین اور ناظروں کے اعلانات بھی شائع کئے گئے

ریویو آف ریلیجنز انگریزی ستمبر ۱۹۴۱ء

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کا ستمبر کا پرچہ بھی اگست کے رسالے کی طرح دلچسپ اور مفید مضامین پرشتمل ہے۔ ذکر حبیب کے مستقل عنوان کے علاوہ ایک مضمون ایم۔ اے مصطفےٰ صاحب بی۔ اے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق ہے اس مضمون کا پیرایہ گو مختصر ہے۔ مگر مؤثر ہے۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب مجاہد تحریک جدید کا ایک مضمون فلسفہ گناہ پر ہے جسمیں گناہ کے بواعث اور اس کے علاج پر مختصر مگر مفید بحث ہے۔ اور ایک عیسائی مصنف کے ایک اعتراض کا زوردار شگفتہ اور مناسب الفاظ میں جواب دیا گیا ہے۔ ظہور الدین صاحب بٹ بی۔ ایس سی ایل۔ ایل۔ بی کا ایک مضمون پردہ اور اسلام پر ہے۔ جو گو چھوٹا سا مضمون ہے۔ مگر اپنے اندر تحقیقی اور عالمانہ رنگ رکھتا ہے۔ ایک مضمون مشہور و معروف شاعر ٹیگور کے متعلق ہے جس میں ان کی شاعری ان کی شخصیت اور بطور ریفارمر ان کی حیثیت پر ایک ایسے رنگ میں بحث کی گئی ہے جسپر ہماری نظر میں اس سے پہلے کبھی قلم نہیں اٹھایا گیا۔ اور مستند حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ رابندرا ناتھ ٹیگور ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ مگر انہیں مذہبی مصلح کی حیثیت میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ آخری مضمون میں پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے اس اعلان پر تبصرہ ہے۔ جو ان دونوں نے مشترکہ طور پر کچھ دن ہوئے جاری کیا یہ تبصرہ نہایت ٹھوس ہے جسمیں بعض ایسے امور پر زور دیا گیا ہے۔ جنکا پوری طرح انتظام کئے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اور ساتھ ہی اس میں بعض غلطیوں کے امکان کے خلاف احتیاط کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور نتیجۃً اسباب پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کو تین نئے نظاموں کی طرف دعوت دی جا رہی ہے۔ ایک جرمنی کا نیا نظام ہے۔ جس کا نمونہ ہٹلر یورپ میں پیش کر رہا ہے۔ دوسرا نیا نظام جاپان کا ہے۔ جس کا نمونہ اس نے اپنے ملک میں۔ چین میں اور ہند چینی میں پیش کیا ہے۔ اور تیسرا وہ نیا نظام ہے۔ جس کی داغ بیل پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے اپنے مشترکہ اعلان میں ڈالی ہے۔ ان تینوں نظاموں میں سے ہم اس نظام کو اپنے لئے ترجیح دیتے ہیں۔ جو اینگلو سیکسن دنیا ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ کیونکہ خیالات اور مذہب کی سب سے زیادہ آزادی اسی نظام میں ہے۔ آخر میں مشن نیوز کے ماتحت کلکتہ کے دارالتبلیغ کی رپورٹ درج ہے۔

آنریری آڈیٹرز کی خدمات کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی جو آڈٹ کا کام بخوبی کر سکتے ہوں اور آنریری طور پر اپنے قریب کی جماعتہائے احمدیہ کے حسابات بھی آڈٹ کرنے کیلئے تیار ہوں ضرورت ہے۔

ایسے اصحاب براہِ مہربانی اپنے مکمل ایڈریس اور حلقہ سے جس میں وہ کام کر سکتے ہوں۔ دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کی خدمات سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

ضرورت باورچی

قادیان میں ایک معزز گھرانے میں ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ دس روپے ماہوار۔ اور ساتھ کھانا ہوگا۔ خواہشمند احباب درخواستیں مقامی عہدیداروں کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ نیز ایک اور باورچی کی ضرورت ہے، جو انگریزی کھانا پکانا جانتا ہو۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار دی جائیگی۔ ناظر امور عامہ

رشتوں کی ضرورت

ایک معزز شریف سید خاندان میں پانچ لڑکیاں اور تین لڑکے نوجوان قابل نکاح موجود ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ امور خانہ داری سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ اور لڑکے بھی تعلیمیافتہ برسر روزگار ہیں۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط وکتابت کریں۔

ع۔م۔ معرفت "الفضل" قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱ ستمبر معلوم ہوا ہے سپٹس برگن کی مہم بخیریت واپس انگلستان پہنچ گئی ہے اب وہاں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی گئی جو دشمن کے لئے کارآمد ہو

لنڈن ۱ ستمبر ۸۳ فرانسیسی افسر جرمن کیمپ سے بھاگ کر انگلستان پہنچ گئے ہیں اور اب آزاد فرانسیسی فوج میں شامل ہو جائیں گے۔

لنڈن ۱ ستمبر قرض اور پٹے کے قانون کے ماتحت برطانیہ کو امریکہ سے جو سامان مل رہا ہے برطانیہ نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ وہ صرف جنگی اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا دونوں حکومتوں کے درمیان اس مسئلہ پر جو خط و کتابت ہوئی ہے اسے شائع کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱ ستمبر ایک اعلان مظہر ہے کہ حال ہی میں برطانی جہازوں کا سب سے بڑا قافلہ امریکہ سے سامان لے کر بخیریت ایک برطانی بندرگاہ پر پہنچا ہے اسے کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

لنڈن ۱ ستمبر روس کی جنگ کے بارہ میں آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی علاقہ میں روسیوں نے گومیل کے علاقہ میں ایک جرمن موٹر ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر اور ایک پیدل ڈویژن کو تباہ کر کے بہت سے سامان پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک درجن جرمن سٹاف افسر بھی مارے گئے۔ اس وقت تک روسیوں کے جوابی حملوں سے ۸۰ ہزار کے قریب جرمن موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ لینن گراڈ کے محاذ پر جرمنوں کو پیش قدمی میں کامیابی ہوتی نظر نہیں آتی اب وہ یہ دھمکی دے رہے ہیں۔ کہ لینن گراڈ کو وارسا کی طرح بمباری سے تباہ کر دیا جائے اور جرمن چھاتا فوج کو طیاروں کے ذریعہ روسی مورچوں کے پیچھے اتارا جائے گا وسطی محاذ پر روسی فوجیں سمولنسک سے ۷۵ میل آگے بڑھ گئی ہیں اور ییلنیا کی فتح کے بعد اپنی پیشقدمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ روسی محکمہ اطلاعات کے ڈپٹی چیف نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا کہ سمولنسک پر روسیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ البتہ یہ کہا کہ عنقریب ایک اہم اعلان کیا جائے گا۔

لاہور ۱ ستمبر بیگم شاہ نواز صاحبہ نے ڈیفنس کونسل سے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے اور لکھا ہے میں مسلم لیگ کی ممبر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ہندوستانی عورتوں کی نمائندہ کی حیثیت سے کونسل میں شامل ہوئی ہوں۔

بمبئی ۱ ستمبر ۵ جرمن ملاحوں کا ایک جتھا جس کے ہمراہ ۷۵۰ سے زائد جنگی قیدی ہیں یہاں پہنچ گیا ہے۔ یہ پہلا جرمن جتھا ہے جو ہندوستان آیا ہے قیدیوں میں ۱۷ افسر اور ۷ سو سے زائد سپاہی ہیں جنہیں جنگی قیدیوں کے کیمپ میں رکھا جائیگا۔ جرمن ملاح نظر بندوں کے کیمپ میں رکھے جائیں گے۔

لنڈن ۱ ستمبر روسی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ نوجوان عورتیں اور لڑکیاں اپنی دیگر سرگرمیوں کو چھوڑ کر اسلحہ سازی کارخانوں میں آگئی ہیں۔ جب حکومت نے زخمی سپاہیوں کے لئے خون کی ضرورت ظاہر کی تو ہزاروں عورتیں ہسپتالوں میں جمع ہو گئیں اور اپنا خون پیش کیا۔ یوکرائن کے کارخانوں میں کام کرنے والی لڑکیوں میں خدمت وطن کا اس قدر جوش ہے کہ ہوائی حملہ کے وقت بھی وہ پناہ گاہوں میں نہیں جاتیں تا کام میں ہرج نہ ہو۔

شملہ ۱ ستمبر ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول پچھلے دنوں عراق گئے تھے۔ آپ بصرہ بھی گئے۔ اور واپسی پر ایران میں تیل کے چشموں کا معائنہ کیا۔ آپ نے برطانی فوج کے ہیڈ کوارٹرز کا بھی معائنہ کیا

لنڈن ۱ ستمبر بحیرہ قلزم میں ایک امریکن جہاز کی غرقابی کے بعد اب بحر اوقیانوس میں جرمنوں نے ایک اور امریکن جہاز کو غرق کر دیا ہے۔ اس پر امریکہ میں بہت جوش پیدا ہو رہا ہے۔ دارالمندوبین کی مجلس امور خارجہ نے سفارش کی ہے کہ امریکہ کو غیر جانبداری کا قانون منسوخ کر دینا چاہیئے۔

کلکتہ ۱ ستمبر وزیر اعظم بنگال کے ڈیفنس کونسل نیز مسلم لیگ کونسل اور ورکنگ کمیٹی کی رکنیت سے استعفی کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق آپ نے ایک طویل بیان میں کہا ہے کہ مسلمان وزراء اعظم کو یقیناً سرکاری حیثیت سے کونسل میں لیا گیا تھا۔ اور سرکاری اعلان کی اشاعت سے ایک روز قبل مسٹر جناح کو اس کی اطلاع دیدی گئی تھی۔ اگر وہ چاہتے۔ تو اسی وقت روک سکتے تھے میں کونسل میں شریک ہونا کوئی غلطی نہیں سمجھتا بلکہ کونسل میں رہ کر میں صوبہ کی زیادہ خدمت کر سکتا۔ مگر چونکہ اس طرح مسلم لیگ کو نقصان پہنچتا اور ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا ہو جاتا۔ اس لئے میں نے استعفی دیدیا۔ مجھے افسوس ہے کہ مسلم لیگ کی جمہوریت اور آزادی کے اصول کو صرف ایک شخص کی مرضی پر قربان کیا جا رہا ہے۔ جو بنگال کے ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ مسلمانوں پر بھی حکومت کرنا چاہتے ہیں مسٹر جناح کی ڈکٹیٹر شپ کو نہیں مان سکتا اور نہ انہیں بنگالی مسلمانوں کے معاملات میں دخل دینے کا حق ہے۔ بنگال ہمیشہ سے خود مختار رہا ہے

انقرہ ۱ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹوکیو کے جرمن سفیر نے جاپانی وزیر خارجہ کو ایک نوٹ پیش کیا جس میں دریافت کیا گیا ہے کہ جرمن آبدوز پر امریکن جہاز کے حملہ کے پیش نظر محوری طاقتوں کے معاہدہ کے رو سے جاپان نے جنگ میں شریک ہونے کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا ابھی جواب نہیں دیا گیا۔

لنڈن ۱ ستمبر جرمن گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن جہاز کو ڈبو کر جرمنی نے کوئی خلاف قانون حرکت نہیں کی۔ بحر سویز اور بحر اٹلانٹک کے جنگی رقبہ میں جو جہاز داخل ہونگے انہیں ڈبو دیا جائے گا۔ یہ ہمارا حق ہے۔

روم ۱ ستمبر اطالوی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگر امریکن جہاز ہمارے حملوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے۔ خطرناک رقبوں میں داخل نہ ہوا کریں۔

لنڈن ۱ ستمبر اوسلو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ناروے کی تمام بندرگاہوں میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ نیز کرفیو آرڈر بھی۔ سینما اور ناچ گھر بند کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱ ستمبر برطانیہ کے لارڈ پریوی سیل مسٹر اٹیلی نے ایک بیان میں کہا کہ ہم روس کو جو امداد دے سکتے ہیں ضرور دیں گے۔ مگر ظاہر ہے کہ ہم اسی پیداوار سے دے سکتے ہیں۔ جو ہماری ضروریات کے لئے ہی ناکافی ہے۔ ہم قربانی کرتے اور پیداوار بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ان باتوں کے لئے وقت درکار ہے

لنڈن ۱ ستمبر برطانی پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ دشی گورنمنٹ کی برطانیہ کے خلاف پالیسی کے پیش نظر جنرل ڈیگال کی گورنمنٹ کو فرانس کا جائز حکمران تسلیم کیا جائے۔ گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

لنڈن ۱ ستمبر لارڈ میوبن نے آج ہاؤس آف لارڈز میں جنگ کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر پر مہلک اور کاری ضرب لگانے کے لئے مشرق وسطیٰ میں تیاری کی جا رہی ہے امریکہ کے بارود ذخائر اور اپنی سمندری طاقت سے اس علاقہ میں ہم جرمن قوت کو توڑ دیں گے۔

انقرہ ۱ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ جرمن کمانڈر انچیف جنرل فان براکیش بلغاریہ کے صدر مقام صوفیہ میں پہنچ گیا ہے جرمن فوجیں رومانیہ سے بلغاریہ کی بندرگاہ ورنا میں آ رہی ہیں۔ تین ڈویژن اب تک داخل ہو چکے ہیں لیکن انقرہ کے باخبر حلقوں کو فوری طور پر ترکی پر کسی حملے کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔

شملہ ۱ ستمبر فوجی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ سنسر شپ سے بچنے کے لئے خفیہ اشاروں میں خطوط لکھتے یا دستی بھیج دیتے ہیں۔ یہ طریق قواعد سنسر شپ کے خلاف ہے۔ اور جو کوئی ایسا کریگا۔ خواہ وہ فوجی ہو یا غیر فوجی۔ اسے سخت سزا دی جائیگی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی